یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُو اتَّقُوۡ االلّٰہَ وَ کُوۡ نُوۡ ا مَعَ ا لصّٰدِ قِیۡنَ ہ(۹:۱۱۹)

مومنو! اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ رہو

بعض الآیات

مولفہ

حضرت بندگی میاسیدناشاہ خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ

سید الشھدا (خلیفۂ دوم حضرت مھدی موعود علیه السلام)

منجانب

دارُالاِشاعت کُتب سلف الصّالحین جمعیۃ مہدویہ

دائرہ مشیرآباد ۔حیدرآباد

رسالہ بعض الآیات

تصنیف حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کی بعض آیتیں اور احادیث مہدی علیہ السلام کے حق میں منقول ہوئے ہیں ان آیتوں میں آپ کے احوال افعال اور اقوال کی سچائی کی تفصیل کی گئی ہے ان (آیات و احادیث) سے حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق ہوتی ہے اور حضرت علیہ السلام نے بغیر فرشتے یا اور کسی واسطے سے اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے ان آیتوں کو پڑھا اور ان کی تفسیر کی ایسی تفسیر جو اللہ کی مراد ہے چنانچہ اللہ سبحانہ تعالی فرماتا ہے (آیت ڈالنا ہے)، اور نہیں جانتا ہے کوئی اس کی تاویل سوائے اللہ کے اور ان لوگوں کے جو اللہ کی تعلیم سے علم میں ثابت قدم ہیں راسخوں سے مراد انبیاء علیہم السلام اور وہ لوگ ہیں جو احوال اور مقامات میں ان کے قدم بقدم رہے اور وہی ہیں جن کو ان کی پیروی میں خصوصیت حاصل تھی چنانچہ نبی ﷺ فرماتے ہیں ہر نبی کی اُمت میں اُس کا ایک مثل ہوتا ہے اور مثل وہی ہوسکتا ہے جس کا درجہ اللہ کے نزدیک اس ہی کے درجہ کے مثل ہو پس جب اس کو درجہ ہی حاصل ہو تو اس کا اپنے زمانہ میں خلیفۃ اللہ بھی ہونا ضروری ہوا اور خاتم نبی ﷺ کے لئے بھی اُن کی اُمت میں اُن کا مثل ہوگا اور وہ مہدی موعود علیہ السلام ہے چنانچہ نبی ﷺ نے بعض احادیث میں فرمایا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد خلافت صرف چھ اشخاص کے لئے صحیح ہے ان میں سے پہلے ابوبکرؓ، دوسرے عمرؓ، تیسرے عثمانؓ، چوتھے علیؓ، مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام خلیفے بھی ہوں گے اور امام بھی نبی ﷺ کے بعد خلافت آپ علیہ السلام کے صحابہؓ میں سے اس کے لئے ممکن ہے جو سنت میں آپ علیہ السلام کا پیرو رہا اور نبی ﷺ کے بعد امامت صرف دو ہی شخصوں کے لئے ممکن ہے اور وہ مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں کیونکہ امامت اسی شخص کے لئے درست ہے جو اپنی اُمت کی نجات کا سبب ہو اور اس کی اقتداء کی وجہ سے اس کی اُمت نجات پا سکے، چنانچہ

نبی ﷺ نے فرمایا ''میری اُمت کس طرح ہلاک ہوگی میں اس کے اول میں ہوں عیسیٰ علیہ السلام اس کے آخر میں اور مہدی علیہ السلام میری اہل بیت سے اس کے درمیان ہے'' نبی ﷺ نے اس حدیث میں خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کی اُمت ان دونوں کی اقتداء اور پیروی کے بغیر ہلاکت سے نہیں نکلے گی کیونکہ یہ دونوں علیہما السلام وحی اور اس حجتہ یقینی کے ساتھ جس کو وہ معائنہ ومشاہدہ کی وجہ دیکھتے ہوں گے اللہ کی طرف (خلق کو بلائیں گے) ان دونوں کے سوا اور مومنین اللہ کی طرف استدلال اور اخبار کے ذریعہ بُلا سکتے ہیں اور خبر معائنہ کے مثل نہیں ہوتی چنانچہ اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کے حق میں فرماتا ہے ''کہا اے رب دکھلا مجھ کو کس طرح تو مرے ہوئے کو زندہ کرتا ہے'' (ابراہیم علیہ السلام نے) رویت طلب کی کیونکہ آپ اللہ پر یقین رکھتے تھے اس کے تمام صفات کا آپ علیہ السلام کو یقین تھا آپ علیہ السلام نے رویت اس لئے طلب کی کہ آپ علیہ السلام کا دل اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور اس کے افعال کی رویت پر مطمئن ہو جائے پھر خلق کو اللہ کی طرف بلائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف وہی اچھی طرح بلاسکتا ہے جو بیّنہ یعنی حجت واضحہ رکھتا ہو اور وہ ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے قلب میں ڈال دیتا ہے تاکہ پہلے اس کے ذریعہ اس کو تحقیق ہو جائے اور حق و باطل میں فرق کرے اور بصیرت چشم قلب سے حق کو دیکھنے کا نام ہے جب یہ بات ہو تو وہ (بندہ) محقق و مامور بالدعوۃ ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے حق میں فرماتا ہے کہہ دو اے محمد ﷺ! یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں میں بصیرت پر اللہ کی طرف اور وہ بلائے گا جو میری اتباع کرے گا اور وہی مہدی علیہ السلام ہے پس جاننا چاہیئے کہ مہدی علیہ السلام ہی اللہ کی طرف بلانے میں آنحضرت ﷺ کا تابع ہے اور وہی مامور بالدعوۃ ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ مامور تھے کیونکہ مہدی علیہ السلام ہی آپ ﷺ کی اتباع میں کامل ہوگا اگر کہا جائے کہ اتباع میں کامل ہونے کے کیا معنیٰ ہیں تو کہا جائے گا کہ وہ (مہدیؑ) احکام شریعت دعوۃ الی اللہ اور اپنے تمام احوال افعال اور اقوال میں آنحضرت ﷺ کی پیروی وحی کے ذریعہ کرے گا اور اس کے سوا دوسرا شخص پیغمبروں کی پیروی صرف اخبار سن کر کرسکتا ہے اور مہدی علیہ السلام ہی اپنے رب کی جانب سے حُجت واضحہ پر ہوگا اور وہ ایک نور ہے جس کو اللہ اس کے قلب میں ڈال دے (چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ''پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی جانب سے حجت واضحہ پر ہو اس شخص کے برابر ہوسکتا ہے جس کے بارے اعمال اس کے لئے آراستہ کئے گئے ہوں'' یعنی دونوں

برابر نہیں ہو سکتے رہا وہ جو حجت واضحہ پر ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ دعوت کرے گا جس طرح کہ وہ مامور ہے اور رہا وہ جس کے لئے یہ حجت نہیں اس پر لازم ہے کہ اس کی دعوت کو قبول کرے کیوں اس لئے کہ مہدی علیہ السلام ہی بینہ پر ہے اس کے سوا مومنین میں سے کوئی صاحب بینہ نہیں ہوسکتا اس لئے کہ بینہ انبیاء کی حجت ہے اور یہ جائز نہیں کہ انبیاء کی حجت ان کے غیر کے لئے ہو صرف اس شخص کے لئے ہوسکتی ہے جو ان کا وارث ہو اور انبیاء کی وراثت خاتمِ ولایتِ محمد یہ ﷺ ہی کے لئے سزاوار ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعہ ولایت محمد یہ ﷺ کو ختم کرتا ہے پس جب مہدی علیہ السلام ہی پر جب ولایت ختم کی جائے تو ضروری ہوا کہ اس کے حجت واضحہ ہو کیونکہ وہ داعی الی اللہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا پس وہ جو اپنے رب کی جانب سے بینہ پر ہو یعنی ایک ایسے نور پر ہو جس کو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈال دے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کان علیٰ بینۃ فرمایا تا کہ لفظ من اس بات پر دلالت کرے کہ اللہ تعالیٰ کی قوت سے مہدی علیہ السلام ہی اس حال پر غالب ہوگا اور ساتھ ہو اس کے ایک گواہ یعنی اللہ تعالیٰ کی تائید سے تابع ہو اس کا قرآن جو اللہ کا نازل کیا ہوا ہے اور اس کے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب بھی ہمارے نبی ﷺ پر جس طرح گواہ ہے اسی طرح اس پر گواہ ہے جس کا کنایہ من سے کیا گیا ہے اور وہ تورات ہے درحالیکہ وہ امام یعنی پیشوا ہے جس کی پیروی بنی اسرائیل کرتے ہیں اور درحالیکہ وہ رحمت ہے کیونکہ وہ مقتضائے حال کے موافق اتاری گئی ہے یعنی موسیٰ علیہ السلام کی کتاب بھی اس بینہ کی تابع رہے گی جو خاتم الرسل اور اس کی طرف منسوب ہے جو اپنے تمام احوال اور دعوۃ الی اللہ میں اس کا (خاتم رسل کا) پیرو رہے گا اور وہ مہدی علیہ السلام ہے، پس جب مہدی علیہ السلام کے لئے یہ حجت ہو تو اس کے لئے اللہ کی طرف بلانا ضروری ہے اور مومنین کے لئے لازم ہے کہ اس پر ایمان لائیں اور قبول کریں چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے وہ سب کے سب ایمان لائیں گے اس پر بہ میں جو ضمیر ہے وہ من کان علی بینۃ کی طرف راجع ہے اولٓئک اسم اشارہ ہے اور مشارٌ علیہ بینہ قرآن اور تورات ہیں یہ سب کے سب اس پر ایمان لائیں گے یعنی اس کی موافقت اور تصدیق کریں گے پس جب مہدی علیہ السلام اپنی ذات سے اس حجت پر ہو اور قرآن اللہ کی تائید سے اس پر گواہ ہو اور ایک ایسی قوم جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ایک ایسے وصف سے خاص کیا ہے جو اس کے سوائے کسی غیر کے لئے ممکن نہیں چنانچہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ قریب میں

لائے گا ایک قوم کو جو وہ دوست رکھے گی اس کو اور وہ دوست رکھے گا اس کو تا آخر آیۃً اس کے صدق کی گواہی دے رہی ہو اور اس پر ایمان لا رہی ہو اور کسی گواہی کی ضرورت نہیں اگر چہ کہ اس کے لئے بہت سی علامتیں ہوں، اس لئے دو گواہوں کی گواہی حکم کے لئے کافی ہے حالانکہ اس کے لئے (لاکھوں کی تعداد میں) ایسے مومنین گواہ ہیں جن کا فعل قول کے موافق ہے اور جن کا قول فعل کے مطابق ہے اور وہ جس بات کی گواہی دے رہے ہیں اس کو جانتے ہیں پس جب مہدی علیہ السلام حق ہے اور اس کی حجت ان مومنین کی گواہی دی ہوئی ہے تو ان مومنین کے سوا جو اور لوگ ہیں اُن کے لئے بھی اس کو قبول کرنا واجب ہے اور جو کوئی اس کو قبول نہ کرے اور اس کا منکر بن جائے اور اس سے روگرداں ہو جائے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو کہ انکار کرے اس کا فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے کیونکہ وہ (مہدی علیہ السلام) خاتم ولایت محمد ﷺ ہے اور جو ایمان لائے اس کی (نبی ﷺ کی) نبوت پر اور ایمان نہ لائے اسکی (نبی ﷺ کی) ولایت پر تفصیل کیسا تھ تو وہ ایسا ہی کافر ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ محمد ﷺ کی نبوت کے کافر ہیں کیونکہ نبوت نبی ﷺ کا ظاہر ہے اور ولایت آپ ﷺ کا باطن ہے پس چونکہ مہدی علیہ السلام ہی اس ولایت کے مظہر تھے اور اس کا ظہور آپ ﷺ ہی کی ذات میں ہونا تھا تو وہ (ولایت) خاتم الرسل کے لئے آپ کی اور خوبیوں کے منجملہ ایک خوبی قرار پائے گی کیونکہ آنحضرت ﷺ مقام رسالت میں ہمیشہ شریعت کا اظہار فرماتے رہے اور اپنی ولایت کو احدیۃً ذاتیہ کے ساتھ جو تمام اسماء کو جامع ہے آپ ﷺ نے ظاہر نہیں فرمایا تا کہ اسم ہادی اپنے حق کو پورا لے وے پس یہ خوبی یعنی ولایت آپ ﷺ کا باطن ہی رہا تا کہ اس کا بھی ظہور مظہر خاتم میں ہو چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنی اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں اور وہ مہدی علیہ السلام ہے یعنی مہدی علیہ السلام خاتم النبی ﷺ کی ولایت کا مظہر ہو گا اور وہ مہدی علیہ السلام کی ذات ہی میں ظہور پائے گی تا کہ وہ تمہیں خدائے تعالیٰ کو یاد دلائے اس میں یعنی خاص مہدی علیہ السلام کی ذات میں اور اگر چہ کی آپکی (رسول ﷺ) کی ولایت آپکی ذات میں بطریق اجمال موجود تھی لیکن تفصیل کیساتھ ظاہر نہ ہوئی اور اسی وجہ سے محمد ﷺ کو خاتم النبین کہا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ ہی کو خاتم نبوت بنایا اور آپ ﷺ کی ولایت کے لئے بھی آپ ﷺ کی اُمت میں سے ایک اور خاتم ہے اسکا آخر زمانہ میں نکلنا ثابت ہے چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر صرف ایک دن بھی

دنیا سے باقی رہ جائے تو البتہ اس دن کو اللہ تعالیٰ دراز کرے گا یہاں تک کہ پیدا کرے اس میں ایک شخص کو میری اہل بیت سے اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اسکی کنیت میری کنیت کے موافق ہوگی کا کیا معنیٰ ہے تو ہم کہیں گے کہ مہدی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے تمام صفات ظاہری و باطنی سے موصوف ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کی طرح تمام اسماء الٰہیہ کا مظہر ہوگا:

تمام ہوا رسالہ بعض الآیات جس کو حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے تالیف کیا ہے۔

المرقوم ۹/ جمادی الاول ۱۳۴۹ھ

مترجم: حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ

سابق سر پرست دار الاشاعت کتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ دائرہ زمستان پور

مشیر آباد